



Date _____

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مفتی صاحب انتہائی ادب کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرا کاروبار ہے، نائی کا سامان اور بیوٹی پارلر کا تمام سامان بیچنا میرے پاس 300 سے زائد آئٹم موجود ہیں، جن میں سے جن کے بارے میں مجھے شک تھا کہ یہ ناجائز ہیں تو مجھے ایک عالم نے گنجائش کا فتویٰ دیا اس بنیاد پر کہ ان چیزوں کا حلال استعمال بھی ہے مثلاً *after shaving, shaving brush* ^{Foam} ذیادہ تر یہ چیزیں نائی ڈاڑھی کاٹنے میں استعمال کرتا ہے بعض اوقات خط موٹو پیر بھی لگاتا ہے میرے لیے اس بارے میں کیا حکم ہے خاص بات یہ کہ میرا 90% فیصد کسٹمر نائی ہے اور اگر میں یہ آئٹم نکالوں تو میرے کام پر بہت اثر انداز ہوگا کیونکہ جو ایک آئٹم لئے دوسری جگہ جاؤ گا وہ یا تو چیزیں بھی ہم سے نہیں لے گا یا تم لے گا، وضاحت فرمائیں عین نوٹیشن ہوگی

مسئقی عمران شیع

0310 2917380



الجواب صحیحاً و موافقاً

واضح رہے کہ جن اشیا کا استعمال صرف ناجائز امور میں ہوتا ہے، ان کا فروخت کرنا درست نہیں۔ اور وہ اشیا جن کو جائز اور ناجائز کاموں میں استعمال کرنا ممکن ہو، ان میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مسئلہ ہو کہ خریدار یہ چیز گناہ کے کام میں استعمال کرے گا تو اس کو ایسی چیز بیچنا مکروہ ہے، پھر اگر وہ اخیر کسی خیر و تصرف کے گناہ میں استعمال ہوتی ہو تو اس کو فروخت کرنا مکروہ محرمی ہے، اور اگر اخیر و تصرف کے بعد گناہ میں استعمال ہوتی ہو تو فروخت کرنا مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر فروخت کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ خریدار اس چیز کو گناہ میں استعمال کرے گا تو اس کو فروخت کرنا بلا کراہت درست ہے۔

کافی قولہ تعالیٰ:

وَالْقَائِلُونَ عَلَى الْأَثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَالْقَوْلَا لِلَّهِ
 ان الله شديد العقاب
 (المائدة: ۲)

وفي التوضيح الذي:

(ويكره) تحريمًا ببيع السلاح من أهل الفتنه إن علم لأنه اعانة على المعصية... قلت: وأما كلامهم أن ما قامت المعصية بعينه يكره بوجه تحريمها وإلا فتنزها نهر

وفي الرد:

(قوله لأنه اعانة على المعصية) لأنه يقاتل بعينه بخلاف ما لا يقاتل به إلا الصنعة حدث فيه كالحديد ونظيره كراهة ببيع المعانف لأن المعصية تقام بها عينها... وكذا الأيكه ببيع المجارية الخفية والكبش النطوح و

الديك القاتل والحمامة الطيارة لأنه ليس عندها
منكر وانما المنكر في استعمالها المحظور اهـ: قلت
لكن هذه الاشياء وتقام المعصية اجنبها لكن
ليست هي المقصود الاصلى منها، فان عين الجارية
للخدمة مثلا والغناء عارض فلم تكن عين المنكر
بخلاف السلاح فان المقصود الاصلى منه
هو المحاربة به فكان عينه منكرا اذا بيع
لاهل الفتنة، فصار المراد بما تقام المعصية به
ما كان عينه منكرا بلا عمل منعة فيه، فخرج
نحو الجارية المغنية لأنها ليست عين المنكر

(رد المحتار، كتاب الجهاد: ١/٢٦٨، ط. سعيد كافي)

وفي الكنز:

وجانز بيع العصير من ثمار

وفي البحر الرائق:

(و. جانز بيع العصير من ثمار) لأن المعصية
لا تقوم اجنبه بل بعد تحيزه بخلاف بيع
السلاح من اهل الفتنة لأن المعصية تقوم
اجنبه فيكون إعانة لهم وتسيا وقد نصنا
عن التعاون على العدوان والمعصية، و
لأن العصير يصلح للأشياء كلها جائزة شرعا
فيكون الفساد الى اختياره

(البحر الرائق، كتاب الكراهية: ١/٣١٠، ط. شيرازي)

وفيه ايضا:

ولا يكره بيع ما يتخذ منه المزامير وهو القصب
والخشب وكذا بيع الخمر باطل ولا يبطل بيع

ما يتخذ منه وهو العنب
(الجزالائق، كتاب السير: ٥/١٠٤، ط. رشيدية)

وفي الدر المنقح:

(ويجوز بيع العصير) أي من ذي فلو من مسلم كره
بالاتفاق لأنه اعانة على المعصية ومفاد أنه
لولا لم يعلم ذلك لم يكرهه بلا خلاف
(تجمع الاغص، كتاب الكراهية: ١/٢١٤، ط. رشيدية)

وفي جواهر الفقه:

وان لم يكن محرماً وداعياً بل هو صلاحي
وهو مع ذلك سبب قريب لا يحتاج في
اقامة المعصية به إلى إحداث منفعة من
الفاعل كبيع السلاح من أهل الفتنة و
بيع العصير من يتخذ لمرأته... فكله مكروه
محرماً بشرط ان يعلم به البائع والآخر من
دون تصریح به باللسان، فإنه ان لم يعلم
كان معذوراً

(جواهر الفقه، تفصيل الكلام في مسألة الاعانة

على الحرام: ٢/٥٥٣، ط. دار العلوم كراچی)

وفي شرح الحموی على التشابه والنظائر:

القاعدة التاسعة عشر: إذا جمع المباشر والمتسبب أضيف
الحكم إلى المباشر

(شرح الحموی على التشابه والنظائر: ١/٣٥٩، ط. عطية)

